غیر موکدہ سنتیں پڑھتے ہوئے جماعت کھڑی ہوجائے، تو کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر مسجد میں سنت غیر موکدہ جیسے عصر یا عشا کی قبلیہ چار رکعت سنتیں پڑھ رہے ہوں اور وہاں پر عصر یا عشا کی جماعت قائم ہوجائے، تو یہ سنتیں چار کی بجائے دو پڑھ کر جماعت میں شامل ہوسکتے ہیں یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مذکورہ صورت میں عصر یا عشا کی سنت غیر موکدہ کی دو رکعتیں پوری کر کے جماعت میں شامل ہوجائے گا، جبکہ تیسری رکعت کے لیے کھڑا نہ ہوا ہو، کیونکہ سنت غیر مؤکدہ نفل کے حکم میں ہیں اور نفل میں ہر دو رکعتیں جداگانہ شمار کی جاتی ہیں۔ اگر تیسری کے لیے کھڑا ہو گیا تو پھر چار رکعتیں پوری کرلے۔

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے: ”لو کان فی النفل لا یقطع مطلقا وإنما یتمہ رکعتین“ ترجمہ: اگر نفل نماز پڑھتا ہو، تو ان کو مطلقاً نہیں توڑ سکتا اور اس کی دو رکعتیں پوری کرے گا۔

(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، جلد2، صفحہ76، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے ایک سوال ہوا: ”علماء شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے چار رکعت نماز سنت یا نفل کی نیت کر کے شروع کی، ابھی دوسری رکعت کی طرف اٹھا تھا کہ نماز فرض کی جماعت کے لیے تکبیر ہوگئی، نفل و سنت ادا کرنے والا چار رکعت پوری کرے یا دو پر اکتفاء کرلے باقی دو رکعات ادا کرے یا نہ؟ بینوا توا جروا“

اس کے جواب میں ارشاد فرمایا: ”مصلی نفل از آغاز ثنا تا انجام تشہد در ہر چہ کہ باشد چوں ہنوز در شفع اول ست و بہر شفع دوم یعنی رکعت ثالثہ قیام نکردہ کہ جماعت فرض قائم شد لاجرم بر ہمیں دو رکعات پیشیں اکتفا نماید و بجماعت در آید“ ترجمہ: نفل ادا کرنے والا نمازی ثناء سے تشہد کے آخر تک جو پہلی دو رکعت میں ہے، ابھی تیسری رکعت کی طرف اس نے قیام نہیں کیا تھا کہ جماعت فرض کھڑی ہوگئی، تو ایسے شخص پر لازم ہے کہ وہ انہیں دو رکعات پر اکتفا کرے اور جماعت میں شریک ہوجائے۔ فی الدر المختار: ”الشارع فی

نفل لایقطع مطلقا ویتمہ رکعتین "ترجمہ: درمختار میں ہے: نوافل میں شروع ہونے والا انہیں مطلقاً قطع نہیں کرسکتا، بلکہ دو رکعات پوری کرے۔

و دو رکعت کہ باقی ماند قضائے آنہا برزمہ اش نیست زیراکہ ہر شفع نفل نماز جدا گانہ است تا در شفع دوم آغاز تکرد واجب نشد و چوں واجب نشد قضا نیامد۔ ترجمہ: اور جو دو رکعات باقی تھیں ان کی قضا اس کے ذمہ نہیں، کیونکہ نوافل کی ہر دو رکعت الگ نماز ہے، جب تک دوسرے شفع کا آغاز نہیں کیا جاتا، وہ لازم نہیں ہوگا۔۔۔۔وہمیں سب حکم سنن غیر راتبہ مانند چار رکعت قبلیہ عصر و عشاء کہ آنہم نافلہ بیش نیست "ترجمہ: اور غیر مؤکدہ سنن کا حکم بھی یہی ہے، مثلاً: عصر اور عشا کی پہلی سنتیں، ان کا درجہ بھی نوافل کا ہے۔"
(فتاوی رضویہ، جلد8، صفحہ129، 130، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

درمختار باب ادراک الفریضۃ میں ہے: "والشارع فی نفل لایقطع مطلقا ویتمہ رکعتین "ترجمہ: نفل نماز میں شروع ہونے والا مطلقا نماز نہیں توڑے گا اور دو رکعتیں پوری کرے گا۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے: "من النوافل کل شفع صلاۃ فالقیام الی الثالثۃ کالتحریمۃ المبتداۃ، واذا کان اول ماتحرم یتم شفعا فکذا ھنا "ترجمہ: نوافل کا ہر شفع مکمل نماز ہے، پس تیسری رکعت میں کھڑا ہو جانا ابتدائی تحریمہ کی طرح ہے، جب پہلی تحریمہ کی صورت میں پورا شفع کرنا ہے، تو تیسری کی صورت میں بھی شفع پورا کرنا ہوگا۔
(ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الصلوۃ، جلد2، صفحہ612، 611، دارالفکر، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "نفل شروع کیے تھے اور جماعت قائم ہوئی، تو قطع نہ کرے، بلکہ دو رکعت پوری کرلے، اگرچہ پہلی کا سجدہ بھی نہ کیا ہو اور تیسری پڑھتا ہو تو چار پوری کرلے۔"
(بہارشریعت، جلد4، صفحہ696، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

24 رمضان المبارک 1441ھ/18 مئی 2020ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے